قدیم یورپی عقائد سویڈن کے قدیم مذاہب کے تناظر میں

*زاہد لطیف

**تنویر قاسم

Abstract

A rapid flow of information and technology, especially in the field of information technology, has enriched humanity in this modern age. Even, today, distances becoming more and more less than before. This surprising situation and means of communication has made man so much busy for hours. Resultantly, now man is inventing new religions on the base of information technology declaring it as a holy and sacrament. According to the prophecy of the prophet Muhammad SAW, their will be a lot of liar prophets before the Day of Judgment. In this article, A brief history of religious situation of ancient Sweden and its surrounding countries and a newest religion namely kopimism has been introduced, Which basic belief is that Internet is holy and code of law, act of file sharing is most Sacred. Sharing of files, copying and pasting it is holiest act. The followers of this surprising Religion have no faith on deity or any supernatural force in this universe and neither have belief on after life.

Keywords: Ancient European beliefs, Modern European civilization, Ancient Swedish religions.

عصر حاضر میں تاریخ کے بڑے بڑے اذہان اور صاحبان کمال کی روشنی ہم تک پہنچ رہی ہے 'آج یورپی ترقی بام عروج پر ہے۔ دین اسلام ایک ابدی حقیقت ہے جو ہر زمانے کے تقاضوں کو ساتھ لے کر چلنے کی اہلیت وصلاحیت رکھتا ہے۔ اگرچہ کتب فقہ کی تدوین نو' اجتہاد کے مطالبات بھی سنائی دیتے ہیں جو ایک الگ بحث ہے اور یہاں اس کا محل نہیں یہاں صرف زاویہ فکر کی تیزی سے تبدیلی کو ہی زیر بحث لایا جائے گا۔ جدید ایجادات یورپ کے پیچھے مذہبی تصورات اس قدر تیزی سے بدل رہے ہیں کہ کسی تصور کا حتمی تعین بجائے خود ان کے لیے سوہان روح بنا ہوا ہے یورپی سائنس و مادی ترقی نے تصور مذہب اور اس کے اسالیب و طرز کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ رہا سہا کام انٹرنیٹ سمیت جدید ذرائع ابلاغ نے پورا کر ڈالا ہے۔ اس آرٹیکل میں سیکنڈے نیوین ممالک بالخصوص سویڈن میں مذہب کی تاریخ اور عصر حاضر میں حالت زار پر ایک خاکہ پیش ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا کے مطابق سویڈن ایک ایسا ملک ہے جو سیکنڈے نیوین جزیرہ میں شمالی یورپ میں واقع ہے لفظ سویڈن رومی مورخ Tacitus کے بقول (AD-۹۸) سے قبل بطور Suiones & Svear سے ماخوذ ہے۔ ملک کا قدیم نام Svithiod تھا۔ ۱۵۲۳ء سے سٹاک ہولمز مستقل دارالحکومت ہے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر' شعبہ علوم اسلامیہ' یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی' لاہور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر' شعبہ علوم اسلامیہ' یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی' لاہور۔

سکینڈے نیوین جزیرہ کا سب سے بڑا حصہ سویڈن گھیرے ہوئے ہے جس کے ساتھ ملحق Norway ہے۔ اس کے علاوہ اطراف میں فن لینڈ، آئس لینڈ اور ڈنمارک ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے یہ زمین کے سب سے زیادہ مستحکم علاقہ اور قدیم ترین حصوں میں سے ہے۔ ملک کے استحکام کی ایک ہزار سالہ مسلسل تاریخ ہے مگر علاقائی حدود میں تغیر ۱۸۰۹ء تک آتا رہا ہے۔ آئینی و پارلیمانی جمہوری حکومت کا استحکام ۱۹۱۷ء سے عمل میں آچکا ہے۔ سویڈن کی سوسائٹی اخلاقی و معاشرتی طور پر بہت ہی متنوع رہی ہے۔ مگر حالیہ امیگریشن کے باعث معاشرتی تغیر بہت تیزی سے آیا ہے۔ تاریخی اعتبار سے سویڈن قدامت پسندی و غربت سے نکل کر اعلیٰ ترقی یافتہ اور جدید ویلفیئر سٹیٹ کے طور پر اُبھر کر سامنے آیا ہے جس میں لوگوں کا معیارِ زندگی دنیا کے دیگر ممالک کے مقابلے میں اعلیٰ ترین خیال کیا جاتا ہے۔

سربراہ ریاست King XVI Gustaf ہے جب کہ وزیراعظم Fredrick reinfeldt ہے سرکاری مذہب کوئی نہیں۔ سویڈش کرونا (SEK) بطور کرنسی کے رائج ہے مردوں اور عورتوں میں شرح خواندگی ۱۰۰% ہے۔ (1)

یوروبیرومیٹر سروے ۲۰۱۰ء کے مطابق:

۱۸فی صد سویڈش شہریوں نے خدا پر اعتماد ظاہر کیا۔ ۴۵% فیصد نے اس تصور کا اظہار کیا کہ وہ روح یا کسی اسی قسم کی چیزوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ ۳۴% فیصد نے کسی قسم کی روح یا خدا، زندگی میں کسی مافوق الفطری طاقت کے عمل دخل کے تصور کو واہمہ قرار دیا۔

اسی سروے کے مطابق سویڈن میں:

مسیحی پروٹسٹنٹ	۴۱%	آرتھوڈوکس	۱%
کیتھولک	۲%	دیگر مذہبی فرقے	۹%
بدھ مت	۳%	دیگر مذاہب	۳%
ملحد	۱۳%	لاادریت کے حامل	۳۰% (2)

سویڈن کی ایک آفیشل ویب سائٹ کے مطابق سویڈن کے شہریوں میں سے ہر ۱۰ میں سے تین چرچ پر اعتماد کرتے ہیں۔ اس آرٹیکل میں چرچ کے متبعین اور مسلمانوں کا Raito کچھ یوں ہے۔

☆ ہر دس میں سے ایک شہری سمجھتا ہے کہ مذہب زندگی میں اہم ہے۔

☆ ہر دس میں سے ۷ بچے سویڈش چرچ میں بتسمہ دیے جاتے ہیں

☆ ہر ۱۰ میں سے ۵ شادی چرچ میں کرتے ہیں۔

☆ ہر ۱۰ میں سے تقریباً ۹ مسیحی انداز تدفین اپناتے ہیں۔

☆ ایک لاکھ ۳۰ ہزار سویڈش مسلم عقیدہ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ (3)

قدامت کے اعتبار سے مسیحیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب یہودیت ہے جو ۱۷۷۶ء سے سویڈن میں موجود ہے۔
عددی اعتبار سے مسیحیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے۔ ۲۱ویں صدی کے ابتدائی اعداد و شمار کے مطابق تقریباً ایک لاکھ متحرک اور فعال مسلم سویڈن میں ہیں۔(4)

جبکہ ۲۰۰۹ کی امریکن انٹر نیشنل ریلیجئس فریڈم کی رپورٹ کے مطابق سویڈش مسلمانوں کی آبادی کا محتاط اندازہ ساڑھے چار لاکھ تا پانچ لاکھ ہے۔ اور یہ کل آبادی کا پانچ فیصد ہے۔(5)

سویڈن اور اس کے اطراف کے ممالک جن میں ناروے' ڈنمارک' فن لینڈ' آئس لینڈ قابل ذکر ہیں بت پرستی کے ایک طویل دور سے گذرے ہیں یہ دور آئرن ایج (Iron age) میں جرمن پیگنزم کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا تعارف کچھ یوں ہے۔

جرمن پیگنزم (German Pagnism):

جرمن پیگنزم سے مراد جرمنوں کے لامذہبیت کا وہ دور ہے جو آئرن ایج میں عیسائیت کی عمومی قبولیت تک کا دور ہے۔ جرمن پیگنزم نے مختلف علاقوں میں مختلف ادوار میں کئی مختلف شکلیں اختیار کیں۔ جن میں سب سے مشہور دور دسویں اور گیارہویں صدی کے دوران Norse religion کے اختیار کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ اس سے متعلق تمام معلومات کا ذریعہ اینگلو سکسین ہیں تاہم اہل جرمن کے ہاں کئی متفرق رومی صحائف بھی اس سے متعلق معلومات کا ذریعہ ہیں۔ جرمن پیگنزم کثرت سے بت پرستی کا حامل تھا بالکل ہند ویورپ کے مذاہب کی طرح۔ یعنی جرمن پیگنزم میں ہندو دیوتاؤں کے نام بھی تقریباً مماثل ہیں جو ہند و یورپ میں پوجے جاتے تھے۔ مثلاً جرمنوں کے ہاں خدائے وودان (6) یا ووتان (woden، wotan) اور انگلو سکسین میں یہ نام ووڈِن (woden) اور نورس مذہب میں یہی خدا اوڈِن (Odin) اسی طرح Thor یا God جو جرمنوں کے ہاں Donar' اینگلو سکسین کے ہاں Punor اور Norseمذہب میں Dorr کے طور پر جانا جاتا تھا۔(7)

Norseمذہب بنیادی طور پر جرمن پیگنزم کا ہی ایک حصہ یا دور ہے۔ اس مذہب کی رسومات کی ادائیگی وسطی اور شمالی یورپ میں عمومی طور پر کی جاتی تھی۔

نورس مذہب کی معلومات کا ذریعہ زیادہ تر آثار قدیمہ کے ذریعہ سے ملنے والے مکتوبات و مواد ہی ہیں۔ یہ مذہب بالکل ثقافتی تھا جیسا کہ قبل از تاریخ کی لوک داستان میں اس مذہب کے متبعین یہ نام استعمال نہیں کرتے تھے مگر جونہی ان کا واسطہ قبیلہ کے باہر کے لوگوں اور جنگجوؤں سے پڑا تو انہیں یہ نام دیا گیا۔ لفظ نورس اور اسی نوعیت کی بعض اصطلاحات Scandanavian جرمن یا لاطینی ہو سکتی ہیں۔ نورس مذہب کی بجائے اسے ایک اور دوسرا نام جو آئس لینڈی زبان میں جانا جاتا ہے وہ Forn sior ہے یعنی Old Custom۔ اسی طرح نورس مذہب کی معلومات کا ایک دوسرا ذریعہ ساگاز ہیں۔(8)

نورس مذہب کے متبعین اپنی مذہبی رسومات و عبادات کی ادائیگی کے لیے بہت کم معبد بنانے کے عادی تھے۔ ان کے صرف Blots (دیوی دیوتاؤں کی رضا کے لیے بنائی جانیوالی قربان گاہوں) کا تصور ملتا ہے جن میں گھوڑوں' انسانوں اور دوسرے جانوروں کی عبادت کر کے پھر عمدہ اہتمام دعوت کے ذریعے پوجا کرنا ان کا طریق عبادت تھا۔ سویڈن کے ایک مشہور شہر اپسالہ کے نواحی گاؤں" گملا" (Gamla، Uppsala) میں ان کے ایک معبد کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ جو عیسویں صدی کے انقلاب کے ساتھ ہی ۱۱ویں صدی میں گرا دیا گیا۔ اس کے علاوہ جرمن پیگنزم کے لوگ گھروں میں یا پھر مقدس لکڑی جسے "Sacred Groves" کہا جاتا ہے کو اپنا جائے عبادت بناتے۔ اسی طرح "Horgr" (قدیم نورسی زبان میں اور انگلش میں "Hearg" کہا جاتا ہے) کو اپنا معبد بناتے۔ یہ پتھروں کو مجتمع کر کے ایک عمارت بنائی جاتی تھی جس کی تصدیق "Edda" (تیرہوں صدی سے قبل کی مذہبی عبادات پر مبنی شعر و نثر پر مبنی کتاب) سے ہوتی ہے۔جو کہ "Snorri Sturloson" کی مرتب کردہ ہے۔

تاہم اس کے علاوہ بھی ان کے کئی دیگر مشہور مذہبی مقامات میں جو "Skiringsal" ،"Lejre" اور "Uppsala" میں واقع تھے۔ ایڈم آف بریمن (Adam of Bremen) اپسالہ کے معبد میں تین لکڑی کے مجسموں (دیوتاؤں) "Thor"،"Odin" اور "Freyer" کی تنصیب کا دعویٰ کرتا ہے اگرچہ آثار قدیمہ سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔(9)

مذہبی پیشوا اور راہنما:

جرمن پیگنزم کے اصحاب العلم مذہبی پیشواؤں (مذہبی روایات کے سرکردہ عالموں) میں ایک طبقہ ایسی خواتین کا ہے جو جادوگر تھیں اور انہیں "وولر" (VOlur) کہا جاتا تھا۔ یا پھر" وولوا " اور "والا" کہا جاتا تھا۔ جسکے معنی ہیں۔ (Carrier of a magic staff or wand carrier) یعنی جادوئی چھڑی یا جادوئی عصا کی حامل۔

اسی طرح مذہبی روایات و عبادات کے راہنما افراد کا طبقہ جو ان سے نسبتا اعلیٰ درجے پر فائز تھا۔ وہ "Gooar" کہلاتا تھا جو مذہبی رسومات کا انعقاد لوگوں کیلئے اپنے طور پر کرتے تھے۔ ان کا ذکر ساگاز میں جا بجا ملتا ہے۔ اور اس میں انکی تصویر کشی نہایت طاقتور اور شاطر کے طور پر کی گئی ہے۔ "Priest" کو وہی اہمیت حاصل تھی جو گھر کے سربراہ کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ مذہبی کمیونٹی کی دیکھ بھال کرتا اور دانشوری اور نصیحت کے حصول کیلئے اہم جانا جاتا تھا۔(10)

نورس مذہب کا ایک نمایاں تریں وصف یہ تھا کہ اس میں (Priest) لوگوں کے لیے مقدس نہیں جانا جاتا تھا بلکہ لوگ اس کی جانب سے مقدس سمجھے جاتے تھے۔ اسی طرح کمیونٹی میں صحت کی خرابی یا اسی طرح کا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو مذہبی پیشوا اپنے بزرگوں' جانوروں' فوت شدگان اور اپنے بادشاہوں کی ارواح سے مدد طلب کرتے گویا کہ ان سے مخاطب اور ہم کلام ہو رہے ہیں۔ اس نوعیت کی رسومات کی ادائیگی کرنے والے پیشوا خاص سمجھے جاتے تھے۔ جو ارواح سے مستقل طور پر رابطے میں رہنے کے دعویدار ہوتے تھے۔ اور انسانوں اور ارواح کے مابین رابطہ قائم رکھنے کے مستقل وکیل سمجھے جاتے تھے۔ جو سفر اور جنگ میں اہم خیال کئے جاتے تھے۔(11)

قربانی بے جان اور جاندار دونوں کی کی جاتی تھی۔ یعنی انسانوں کی بھی اور جانوروں کی بھی۔ ایک قربانی تو وہ تھی جو کسی مذہبی تقریب کے موقع پر دیوتاؤں کے سامنے دی جاتی یا پھر وہ قربانی جو کسی کی تدفین تک کیلئے گروی رکھی جاتی۔ مثلا ابن فضلان نے اپنے سفر نامے کے دوران ایک ایسی باندی کا ذکر کیا جو اپنی خوشی سے اس امید کے ساتھ اپنے آقا کے ساتھ ہی دفن ہو گئی کہ وہ اپنے آقا کے ساتھ ہی اگلی زندگی میں داخل ہو گی۔ اس نوعیت کے ایک ایسے سویڈش بادشاہ کہ جس کا نام عون (Aun) ہے کے متعلق پتا چلتا ہے کہ جو اپنی طوالت عمری کی خاطر اپنے نو بیٹوں کی قربانی دے دیتا ہے۔ حتیٰ کی اس کے آخری بیٹے (Egil) کے قتل کے وقت اسکی رعایا آڑے آتی ہے اس طرح وہ قربانی سے چھٹکارا پاتا ہے۔ آدم آف بریمن لکھتا ہے۔

"سویڈش بادشاہ ہر نو سال بعد لڑکوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور ان انسانی قربانیوں کی تقریبات کا انعقاد ایک مخصوص قربانیوں کے تہوار (Yale Sacrifices) کے دوران اپسالہ کے معبد میں ہوتا۔ سویڈن کی عوام نہ صرف اپنے بادشاہ کا انتخاب خود کرتے بلکہ انہیں معزول کرنے کا حق بھی رکھتے تھے۔ حیران کن امر یہ ہے کہ دو بادشاہ King Domaldeاور King Olof Tratalja قحط کے سالوں کے اختتام پر قربان کر دیے گئے۔" (12)

اودن جو نورس کا چیف خدا تھا اس کا تعلق بذریعہ پھانسی سے موت تک کا تھا۔ اور اس سے متعلق واضح ترین شواہد کا ذریعہ آثار قدیمہ سے دریافت شدہ حقائق ہیں جو ان مفروضات کو خوب تقویت دیتے ہیں۔ دریافت شدہ نعشیں جو Jatland کی دلدلی زمین میں موجود بعض ایسڈ سے محفوظ رہ گئیں جنہیں بعد میں ڈنمارک کے لوگوں نے محفوظ کر لیا تاہم تاریخی مکتوبات ایسے نہیں مل سکے جن سے ان کے پھانسی دیے جانے کی وجوہات کا پتا چلایا جا سکے۔ سوائے اس کے کہ شاید انہیں حکمران وقت سزا کے طور پر لٹکاتا تھا۔ حتیٰ کہ ساگاز میں بعض نظموں سے پتا چلتا ہے کہ اودن دیوتا بذات خود پھانسی لٹکایا گیا تھا۔ اسی طرح بادشاہ (King Vikar) ان الفاظ کے ساتھ پھانسی چڑھتا بتایا جاتا ہے۔

Now I give you to Odin
I know I hung on a windy tree
Nine long nights, wounded with a spear
Dedicated to Odin, myself to myself
On that tree of which no man knows from where it sort sun.(13)

اب میں خود کو تمہارے حوالے کرتا ہوں اودن
میں جانتا ہوں کہ میں متروک درخت پر لٹکایا جارہا ہوں۔
نو لمبی راتوں تک کے لیے ' نیزے سے زخمی کر کے۔
اپنے آپ کو بخوشی اودن کیلئے پیش کرتے ہوئے۔
اس درخت پر کہ اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ اس کی جڑیں کہاں تک ہیں۔

مزید برآں کئی ایسی نعشوں کا بھی پتا چلا ہے کہ جن کو دلدلی زمین میں ڈال کر ہزاروں سال تک کے لیے محفوظ کر لیا جاتا تھا اور یہ سب قربانیاں مذہبی تقریبات میں ہی پیش کی جاتی تھیں۔ قربانی کا ایک دوسرا طریقہ جل کر قربانی دینے کا

تھا۔نویں صدی میں ایک ایسے ہی لکڑی کے ٹب کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ جس میں انسانوں کو زندہ ڈال کر ٹارانس(Taranis) دیوتا کے لیے پیش کیا جاتا۔ جسے "Celtic religion" میں گرج چمک کا دیوتا کہا جاتا تھا۔ مگر آئس لینڈک سکینڈے نیوین ساگاز کی روایت میں مذکور ہے کہ انسانی قربانی سکینڈے نیوین دیوتا تھور(Thor) کے لیے ہی کی جاتی تھی۔(14)

نوردک افراد کے ہاں خداؤں اور مافوق الفطرت قوتوں (جن سے وہ مدد کے طالب ہوتے اور ان سے خائف رہتے) کو تین اقسام میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ پہلی قسم عمومی دیوتاؤں پر مشتمل تھی۔ نوردک لوگ انتہائی توہم پرست اور ارواح پرست واقع ہوئے تھے۔ ان کے ارواح کے مختلف اجسام و مقامات میں حلول و دخول کا پتا چلتا ہے۔ جیسا کہ درخت ' پتھر 'آبشاریں' جھیلیں' گھر اور چھوٹے چھوٹے تراشیدہ بت عمومی خداؤں کے طبقہ میں شمار ہوتے تھے۔ یہ عمومی دیوتا مذہبی پیشواؤں سے قربانیاں وصول کرتے ہیں جو قربان گاہ میں پیش ہوتی یا پھر جنگلوں اور پہاڑوں میں ہوتی تھیں۔

نوردک دیوتا نوردک نظموں اور ساگاز (sagas) میں بہت اہمیت کے حامل بتائے گئے ہیں۔یہ عمومی دیوتا پرستش کرنے والوں سے بعض اوقات ذاتی طور پر تعلقات قائم کرتے اور مخصوص تحفظ مخصوص قربانی کے عوض عطا کرتے۔(15)

دیوتاؤں کی دوسری قسم زرعی دیوتاؤں کی بھی تھی۔اس لیے کہ نوردک کا زیادہ تر انحصار کاشتکاری پر ہی تھا۔ لہٰذا فصلوں کی خرابی کے ڈر سے لازم تھا کہ دیوتاؤں کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھا جائے۔اس لیے کہ یہ اعتقاد بھی عام تھا کہ دیوتا موسموں اور فصلوں پر مکمل کنٹرول رکھتے ہیں۔خدا جیسا کہ "Freyer" دیوی کے پورٹریٹ ملتے ہیں

حیات بعد الموت کے بارے میں نوردک یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ مرنے کے بعد کوئی پر سکون مقام ضرور ہے جہاں انسان اپنی باقیماندہ زندگی گزارتا ہے۔اور جہاں اس کی باقاعدہ خاطر مدارت ہوتی ہے۔اور بعد کی زندگی سے مکمل لطف اندوز ہوا جاتا ہے۔

خداؤں اور دیوتاؤں کی ایک تیسری قسم "Ghosts" یعنی بھوت پریت اور مقامات تدفین ہوتے تھے۔ اس نوعیت کی خبریں ساگاز میں جا بجا ملتی ہیں۔ ساگاز میں ان بھوتوں کی مجسم انداز میں تصویر کشی کی گئی ہے کہ گویا وہ زندوں کو چیرنے پھاڑنے اور رشدید درد و الم میں مبتلا کرنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں۔ (16)ایرک ساگا (Erik's Saga) میں "Erikson" نامی شخص کو موت کے بعد دوبارہ مختصر سی زندگی ملنے کا پتا چلتا ہے جو مشکل ترین حالات میں معاون و مددگار بن کر آتا ہے۔(17)

خداؤں کا اتحاد واشتراک :

قدیم نورس میں خداؤں کے دو بڑے اور بنیادی گروپ نظر آتے ہیں جو بالترتیب ایئسر (Aesir)اور وانیر (Vanir) ہیں۔ خداؤں کے یہ دونوں گروہ درحقیقت وحدت الوجود کے اعتقاد کی مانند ہیں ۔ Aesirفی الحقیقت قدیم نورس میں "ass" بمعنی خدا کے ہے۔ اس کی تصدیق کئی جرمن زبانوں سے بھی ہوتی ہے۔ قدیم انگریزی میں یہ لفظ "os"

جس کی جمع "esa" اور گور تھک میں یہی لفظ "Auses" یعنی "Half Gods" کے طور پر لیا جاتا ہے۔ کئی دوسرے جرمن لہجوں میں یہ لفظ "Ansis" "Ansuz" جو یقینا ہند و یورپ میں پائے جانیوالے قدیم دیوتاؤں کی مانند ہے مثلا قدیم یورپ کا مشہور دیوتا "Hensus" بمعنی "life force" اور اوستا میں Anhu بمعنی Lifetime lord کے جانا جاتا اور یہی لفظ موجودہ اوستائی مذہب میں Ahura یعنی Godhood اور سنسکرت میں Asu یعنی Life force یا پھر Asura یعنی God کے طور پر متعارف ہے۔ اور یہ بات عمومی طور پر تسلیم شدہ ہے کہ لفظ hens کے معنی کوئی چیز تخلیق کرنے کے ہیں۔(18)

ایسر جس کی تانیث Asynja ہے۔ Aesir کا یہ اتحاد اودن، فریج یا فریا، تھور بالڈر اور ٹائر نامی دیوتاؤں پر مشتمل تھا۔ اور دوسری جانب وانیر خدا تھے۔ان دونوں کے ذیلی خداؤں کی ایک لمبی فہرست ہے۔ ان دونوں گروپوں میں جنگ ہوئی جو باہم اتحاد پر ختم ہو گئی۔

مسیحیت سویڈن میں:

۱۱ویں صدی عیسوی سے قبل سویڈن نورس پیگنزم (نورس لامذہبیت) کا ہی دور دورہ تھا جس کا مرکز اپسالہ کا معبد تھا جو ۱۰۸۷ میں عیسائی بادشاہ ان گولڈ (King ingold) کے ساتھ Pagan s کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں تباہ کر دیا گیا ۱۶ویں صدی سے سویڈن عیسوی مسلک لوتھر نزم کے حاملین کے ہاتھ مکمل طور پر آ گیا۔ ۱۵۳۰ء سے لوتھرن اصلاحات کے زیر اثر ۲۰۰۰ تک لوتھرن چرچ آف سویڈن بطور سٹیٹ چرچ کے طور پر تسلیم کیا جاتا رہا۔ ۲۰۱۲ء میں سویڈن ۶۷.۵% شہری چرچ آف سویڈن کے ممبر رہے جن کی تعداد ۱۹۷۰ء میں ۹۵ فیصد جبکہ ۲۰۰۰ میں ۸۳ فیصد ریکارڈ کی گئی۔

سویڈن اور اس کے گردونواح کے علاقوں میں عیسائیت کی تبلیغ کا آغاز ایک مسیحی راھب (۸۱۰-۸۶۵) Ansgar سے ہوا جس نے اپنا پہلا دورہ ۸۲۹ میں Brika (24) نامی علاقہ کا کیا جہاں اسے چرچ تعمیر کرنے کی اجازت دی گئی۔ ۸۳۱ء میں یہ واپس لوٹا اور آرچ بشپ آف ہمبرگ بریمن بنا اس ذمہ داری کے ساتھ کہ وہ شمال میں مسیحیت کو فروغ دے گا۔ جوں ہی وہ بریکا (Brika) واپس لوٹا یہاں اُس کی تمام تر کاوشیں اب تک ناکام ہو چکی تھیں چند سال تک اُس نے دوبارہ کوشش کی مگر ناکام رہا۔ اس کے بعد کئی سو سال تک مسیحیت یہاں ناکام رہی۔

لوتھرن اصلاحات:

چونکہ ابتدائی طور پر پروٹسٹنٹ فرقہ کے متبعین غالب رہے مگر پروٹسٹنٹ کیتھولک کشمکش ایک عرصہ جاری رہی۔ حتیٰ کہ ۱۵۲۳ء Gustar Vasa میں بطور بادشاہ کے منتخب ہوا جس نے Johanas Magnus کا نام تجویز کیا کہ بطور آرچ بشپ انتخاب کیا جائے مگر پوپ نے واضح طور پر اس سے انکار کر دیا۔ حتیٰ کہ Gustav Vasa نے علی الاعلان لوتھرن اصلاحات کو عملاً تسلیم کرنا شروع کر دیا اور پانچ Bishop کا انتخاب پوپ کی رائے کے برخلاف کیا۔ حتیٰ کہ یہ کشمکش بالآخر ڈیوک چارلس (سویڈش بادشاہ) اور اس کے پروٹسٹنٹ حامیوں اور روس کیتھولک کے حمایتوں سے جنگ کی صورت میں اختتام پذیر ہوئی۔ ۱۵۹۸ء میں Stangbr پر لڑی جانے والی یہ جنگ واضح طور پر لوتھر نزم کی جیت کا اعلان تھی۔(19)

سویڈش شہریوں کو مذہبی آزادی کے معاملے میں ۱۸ویں صدی تک سویڈش شاہی قوانین اور پارلیمنٹ ایکٹ کے تحت تبدیلی مذہب کی اجازت نہیں تھی۔ ۱۸۶۱ء تک اس قانون کا سختی سے اطلاق کیا گیا مگر ۱۹۵۱ء میں اس بات کی اجازت دے دی گئی کہ کوئی بھی سویڈش شہری چرچ چھوڑ کر کسی بھی رجسٹرڈ مذہبی تنظیم کا رکن بن سکتا ہے۔ بالآخر ۱۹۷۷ء میں مکمل طور پر تبدیلی مذہب کی بغیر وجہ بتائے اجازت دے دی گئی سویڈش آئین اب مکمل مذہبی آزادی کے قانون کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے اور کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری شخص یا تنظیم کو اس معاملے میں کسی بھی خلاف ورزی کو برداشت نہیں کرتا۔(20)

گویا سال بہ سال تیزی سے گرتی چلی جا رہی ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۱۹۸۶ء تک پیدا ہونے والا ہر بچہ خود بخود چرچ کا ممبر شمار کیا جاتا تھا جس کے ماں یا باپ دونوں میں سے کوئی بھی چرچ کا ممبر ہوتا اس کے بعد سے صرف وہی نو مولود بچہ چرچ ممبر شمار کیا جاتا ہے جسے چرچ میں بتسمہ کے لیے لایا جاتا ہے۔ ۲۰۰۹ء میں ۲۰۰۰ء شہری چرچ چھوڑ گئے جبکہ تقریباً ۲۷۵،۰۰۰ شہری مختلف چرچوں کے اس وقت ممبر ہیں اور ۹۲۰۰۰ رومن کیتھولک میں، ایک لاکھ ایسٹرن آرتھوڈوکس عیسائی ہیں جو سویڈن میں رہائش پذیر ہیں۔

امیگریشن قوانین کے باعث مسلم آبادی بھی بہت اہمیت کی حامل ہوتی چلی جا رہی ہے۔ تقریباً ۵لاکھ لوگ مسلم طریق زندگی، رسومات و عبادات کو اپنائے ہوئے ہیں۔(21)

ہر بڑے مذہب کی تعلیم پبلک سکولوں میں دی جاتی ہے۔ والدین کسی بھی پرائیویٹ چارٹر مذہبی سکول کا انتخاب کرنے میں آزاد ہیں مگر یہ سکول بھی گورنمنٹ کے اکیڈمک کریکلم کا اطلاق کرنے کے پابند ہوں گے۔ نسل، رنگ، قوم، مذہب کے کسی بھی فرق کے بغیر گورنمنٹ ہر شخصی حق کی ضمانت دیتی ہے۔(22)

کاپی مزم۔ جدید ترین ڈیجیٹل سویڈش مذہب:

کاپی میزم اصلاً ایک آن لائن تحریک ہے جو فری فائل شیئرنگ پر یقین رکھتی ہے اور ایک سرکاری مذہب کے طور پر قانوناً جگہ پا گئی جن کے سویڈن میں اخلاقی، معاشی و معاشرتی حقوق ہیں۔ مشنری چرچ آف کاپی میزم کی بنیاد ایک ۱۹سالہ فلسفہ کے طالب علم اسحاق جرسن "Isak Gerson" نے ڈالی جو اپسالہ یونیورسٹی آف سویڈن میں زیر تعلیم تھا۔ اس مذہب کی بنیاد فائل شیئرنگ پر ہے جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ انفارمیشن کاپی کرنا (نقل معلومات) ایک مقدس ترین عمل ہے۔ اس چرچ کو سویڈن میں تین درخواستوں کے جواب (رد) کے بعد مکمل قانونی معاشرتی و معاشی حیثیت دے دی گئی۔ اس مذہب کے حاملین جو کاپی مسٹ کہلائے اس بات پر مکمل یقین رکھتے ہیں کہ فلسفیانہ عقیدہ یہ ہے کہ تمام انفارمیشن بالکل فری اور بغیر کسی رکاوٹ کے ایک دوسرے سے شیئر کرنا چاہئیں۔ یہ مذہب کسی بھی کے کاپی رائٹ کی مخالفت کرتا ہے اور Piracy کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ بشمول ٹی وی شو، سافٹ ویئر، مووی، میوزک اور تمام میڈیا یا انفارمیشن کے۔ اس چرچ کے مطابق:

"In our belief communication is sacred"

ان کی ویب سائٹ میں کسی بھی مافوق الفطرت ہستی کا وجود نہیں ملتا۔ کمپیوٹر کی شارٹ کٹ کیز Ctrl+C، Ctrol +V کو مقدس شعائر کے طور پر سمجھا گیا ہے۔ گویا اس مذہب کے بنیادی ترین اصول یہ نظر آتے ہیں۔

.1 All the knowledge to all.

.2 The search for knowledge is sacred.

.3 The circulation of knowledge is sacred.
.4 The act of Copy is sacred. (23)

مشنری چرچ نے لفظ کاپیمزم کو بائبل کی کتاب کرنتھیون اول (24) میں موجود ایک لفظ Imitate me (تقلید واتباع) سے اخذ کیا۔ وار مین جینی لفظ Kopimist کی اصطلاح کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"A person who has the philosophical belief that all information should be freely distributed and unrestricted."(25)

عقائد و نظریات:

کسی بھی مذہب میں عقائد و نظریات تصورات سب سے زیادہ بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر کاپی میزم میں عجب متنوع معاملہ ہے۔ ایک طرف تقدس بھی موجود مگر دوسری جانب انسانوں پر توجہ کے ارتکاز اور ان کے لیے کسی خدا کی ضرورت بالکل غیر اہم سمجھی جارہی ہے۔ آئزک (اسحاق) جرسن نے صحافی Chris Baraniuk کو اپنے ایک انٹرویو میں کہا:

> "For the Church of copimism, information is holy and copying is a sacrement. Information holds a value, in itself and in what it contains, and the value multiples through copying."(26)

جرسن کے نزدیک انفارمیشن بذات خود ایک مقدس عمل ہے اور تمام ترحیات کی ری پروڈکشن کے پروسس کے کاپی کرنے کا عمل مقدس ہے تاہم کاپی میزم کسی بھی خدا کا کوئی تصور نہیں رکھتا جیسا کہ یونائیٹڈ چرچ آف کاپی میزم کی ویب سائٹ سے یہ تصور ملتا ہے:۔

> "The Church of Kopimism does not make claims regarding gods or supernatural forces. Life as we know it originated with the DNA molecule's ability to duplicate itself, irrespective of the original creation of the Universe. The process is the most basic element of life, nature, and the DNA is really just an information carrier, a result of molecular segments that determine who we become. Reproduction is the very condition for cell division and life in the form we know it ."(27)

آئین کاپیمزم:

ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی کی ویب سائٹ سے ماخوذ ایک آرٹیکل میں آئین کاپیمزم کے Fundamentals یوں مذکور ہیں:

1. Copying of information is ethically right.
2. Dissemination of information is ethically right.
3. Copy mixing is a sacred kind of copying, more so than the perfect, digital copying, because it expands and enhances the existing wealth of information.
4. Copying and remixing information communicated by another person is seen as an act of respect and a strong expression of acceptance and Kopimistic faith.
5. The internet is holy.
6. Code is law.(28)

مفہوم کی تلخیص یوں ہے:

1. معلومات (انفارمیشن) کی کاپی کرنے کا عمل اخلاقاً درست ہے۔
2. انفارمیشن کی اشاعت (پھیلاؤ) اخلاقاً درست ہے۔
3. کاپی کسنگ یا کاپی کرنے کے عمل کی ایک مقدس قسم ہے۔ڈیجیٹل کاپی کا عمل تو بالخصوص دولت علم کے پھیلاؤ اور اس کی افزائش اور بڑھوتری کا بہترین ذریعہ ہے۔
4. کسی شخص کا کاپی کرنے یا ری کسنگ کا عمل ایک مقدس تر عمل کے طور پر سمجھا جاتا ہے جبکہ پر اس کے قبول کا پرزور اظہار ایک کاپسٹ کا عقیدہ ہے۔
5. انٹرنیٹ مقدس ہے۔
6. کوڈ قانون (عمل تقدیس) کا حامل ہے۔

نیا فائل شیئرنگ مذہب جو امریکہ اور یورپ میں Copy + Past کے اصل الاصول (عقیدہ) کی بنیاد پر اپنے متبعین کا متلاشی ہے۔کاپی میزم ایک فکشن نہیں بلکہ یہ تیار، قابل منظر حقائق پر یقین رکھتا ہے جس میں فائل شیئرنگ یا کاپی اینڈ پیسٹ اور ری کسنگ وغیرہ ہو۔۲۸ اپریل ۲۰۱۲ کو (پہلی گریڈ شیئر کانفرنس) منعقد ہوئی جس میں Presiding Kopimis Priest شادی کروانے کی خدمات سرانجام دے رہا تھا۔ایک نامعلوم شخص جو منہ پر ماسک پہنے ہوئے تھا۔پہلی کاپی پیسٹ شادی رومانیہ کی خاتون اور اٹلی کے ایک مرد کے ساتھ مقدس کاپی پیسٹ ایکٹ کے تحت سرانجام پائی۔نئے کاپی پیسٹ جوڑے نے اپنے پر مسرت تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

> "We are very happy today. Love is all about sharing. A married couple share everything with each other. Hopefully, they will copy and remix some DNA –cells and creat a new human being. That is the spirit of kopimism. Feel the love and share the information. Copy all of its holiness.''(29)

مشنری لیڈر آف چرچ آف کاپی میزم آئزک (اسحاق جرسن) نے شادی میں گواہ کی خدمات سرانجام دیں۔

۱۰ نومبر ۲۰۱۲ کو نیو سائنٹسٹ جرنل میں ایک تحقیقی آرٹیکل شائع ہوا جس میں کاپیزم کے بانی اسحاق جرسن سے لیا گیا ایک انٹرویو مذکور ہے جس کا ملخص کچھ یوں ہے:

1- ہمیں اس نئے فائل شیئرنگ مذہب کے متعلق بتایئے۔

جواب: ہم نے اس مذہب کو ۱۵ ماہ قبل ہی پالیا تھا اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ انفارمیشن اور کاپی کرنے کا عمل مقدس ترین ہے۔

2- کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس تصور کو مذہب کا نام دیا ہے۔آپ ایک عوامی کلب بھی تو اس مقصد کے لیے بنا سکتے تھے۔

جواب: کیونکہ ہم خود کو ایک مذہبی گروپ ہی سمجھتے ہیں اور ایک چرچ ہمیں خود کو منظم اچھے طریقے سے کر سکتا ہے اس لیے اسے مذہب کا نام دیا گیا ہے۔

3- کیا اسے آفیشل قرار (سرکاری اہمیت) دلوانا مشکل تھا۔

جواب : ہم ان عقائد پر تو کئی سالوں سے یقین رکھتے تھے ایک روز ہم نے سوچا کہ اسے کیوں نہ رجسٹرڈ کروایا جائے۔ اگرچہ یہ بہت ہی مشکل تھا۔ بے اختیار لوگوں (گورنمنٹ) کے لیے ایسا کرنا خاصا مشکل تھا کیونکہ وہ اپنے روایتی طریقوں پر سختی سے پابند تھے۔ چنانچہ ہمیں اس پر ایک سال لگا کہ جس میں ہمیں تین بار کوشش کرنا پڑی (آخر بار آور ہوئی)۔

5- کاپی مسٹ کی عبادت (نماز) اور مروجہ رسومات کیا ہیں۔

جواب : ہماری مروجہ رسومات اور عبادات میں انفارمیشن کو کاپی کرنا ہے۔

6- کیا آپ کے پاس کاپی کرنے کے عمل (عبادت) کے لیے کوئی مخصوص عمارت ہے جیسا کہ چرچ جہاں آپ ان کو بجالاتے ہیں۔

جواب : ہاں ہمارے پاس ہے مگر لازم نہیں کہ وہ کوئی مخصوص کمرہ یا عمارت ہو بلکہ یہ ایک سرور اور ویب پیج بھی ہو سکتا ہے۔

7- کیا میں کاپی میزم کے مخصوص شعائر اور ان کی خاص اہمیت وفضیلت کو سمجھ سکتا ہوں۔

جواب : جی ہاں آپ "کاپی می" کالوگو دیکھ سکتے ہیں جو کہ اختصار کے ساتھ "K" جو ایک اہرام کے اندر مرقوم ہے۔ اس کے علاوہ دیگر شعائر بھی ہیں جو کاپی کرنے کے عمل کو حوصلہ افزا بناتے ہیں۔ مثلاً Ctrl + V، Ctrl + C۔

8- آخر انفارمیشن اور اس کا شیئر کرنا اس قدر اہم کیوں ہے؟

جواب : میرے نزدیک انفارمیشن ہر چیز کی ایک عمارتی اینٹ کی طرح ہے۔ میں اس پر پختہ یقین رکھتا ہوں اور اس کو کاپی کرنے کا عمل اعلیٰ قدر ہے جس میں عمارت بنتی ہے۔

9- غیر قانونی فائل شیئرنگ پر آپ کا نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب : میرے خیال میں کاپی رائٹ کے قوانین خاصے مسائل پیدا کرتے ہیں کم از کم ان قوانین کو از سر نو ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ مگر میں تو تجویز دوں گا کہ ان کو سرے سے ختم ہونا چاہیے۔

11- کیا آپ کا یہ صرف نقطہ نظر ہے یا یہ کہ اس کو مذہبی حقیقت سمجھا جائے۔

جواب : ہمیں کئی سالوں سے اس پر ایمان ہے۔

14- میں ایک کاپی مسٹ کیسے بن سکتا ہوں؟

جواب : فی الحال ہماری سائیٹ پر ٹریفک کا رش بہت ہے مگر جونہی آپ اسے کھولیں تو آپ صرف ہماری اقدار پڑھیں اور اس سے اتفاق کریں اور بس web page پر رجسٹرڈ ہو جائیں۔

15- کیا کاپی میزم میں کسی خدا کا تصور ہے؟

جواب : جی نہیں۔

17- کیا کاپی میزم موت کے بعد زندگی پر ایمان رکھتی ہے۔

جواب : نہیں یقیناً نہیں۔ بطور ایک مذہب کے ہم اس کو انسانوں اتنا فوکس نہیں کر رہے۔

18- کیا کسی ڈیجیٹل بعث بعد الموت پر کوئی ایمان ہے؟

جواب : انفارمیشن کی فی الحقیقت زندگی نہیں ہوتی۔ مگر میرا خیال ہے انفارمیشن تو بھلائی جاسکتی ہے مگر جب تک کاپی ہوتی رہیں گی اس وقت تک نہیں۔(30)

لائیڈن یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والے ایک آرٹیکل بعنوان "The Missionary Church of Kapimism" میں پروفیسر پال کلائٹر "Paul Cliteur" اس پر تنقیدی تبصرہ کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

Not everyone reacted enthusiastically, but that doesn't bother the members of the new religious movement, because the Swedish government agency Kammarkollegiet finally registered the Church of Kopimism as a "religious organization" after three previous applications had failed. (31)

"ابھی تک اس پر کوئی پر جوش رد عمل سامنے نہیں آیا اور اس نئے مذہب کے ممبران کو ویسے بھی اس کی پریشانی بھی کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ سویڈش گورنمنٹ کی ایجنسی "kammarkollegiet" نے آخر کار چرچ آف کاپی میزم کو بطور مذہبی تنظیم کے تین درخواستوں کے رد ہونے کے بعد آخر رجسٹرڈ کروالیا۔"

وہ مزید لکھتے ہیں نئے مذہب کی ترویج سے یہ بحث قانونی تناظر میں اور بھی ضروری ہو چکی ہے کہ مذہب اصل میں کیا ہے؟ مذہب کو آئینوں اور انسانی حقوق کے چارٹرز اور دوسرے قانونی معاملات میں تحفظ دیا جاتا ہے۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ اگرچہ قانونی سیاسی اداروں کو مذہب کے حدود و دائرہ کار کا تعین کرنے میں کئی مشکلات در پیش رہی ہیں مگر اب گورنمنٹ آف سویڈن اس مشکل کا جلد ہی حل پیش کر چکی ہے یہ کہتے ہوئے:

Religion is in the eye of the beholder. Every activity that is experienced by the believers themselves as "holy" and "religious" has to be accepted by the state as "religious".(32)

پروفیسر پال کلائٹر مذہب کی یوں کھلے عام آزادی اور اختیاری تصور کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک کاپی مسٹ کی مثال سے اچھی طرح واضح ہو رہا ہے کہ مذہبی آزادی سے کیا کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے آخر کار مذہب (انسانوں) کے خمیر سے نفس سے خود بخود پیدا ہونے لگیں گے یہ آزادی ہر اس چیز کو مذہبی بنا ڈالے گی جس کو آپ مذہبی کہنا چاہیں گے۔ اور کیا اس سب کے باوجود بھی انسانی حق کہلائے جانے کے لائق ہے؟

قدیم نورسی مذہب کے اثرات عصر جدید کی یورپی تہذیب پر جا بجا دیکھے جا سکتے ہیں، قدیم یورپی عقائد نے عصر جدید کے فلسفہ کلچر و ثقافت اور قانون پر خاصا اثر چھوڑا۔ ان ممالک میں جدید نوردک ممالک، ڈنمارک، فن لینڈ، سویڈن، ناروے، آئس لینڈ، فیرو آئس لینڈ، گرین لینڈ اسی طرح کئی دوسرے ممالک جن میں جرمنی، انگلینڈ، کینیڈا اور برطانوی شمالی امریکہ اور سپین کے بعض حصے جہاں پر قدیم نوردک باشندے آکر منتقل ہوئے قابل ذکر ہیں۔ اہم ترین ثقافتی اثر ایام ہفتہ ہیں۔ مثلاً:

Old Norse	Danish/ Norwegian	German	English	Origin	
Manadagr	Mondag	Montag	Mondag	Moon's day	یعنی چاند دیوتا کا دن
Tysdagr	Tirsdag	Dienstag	Tuesday	Tyr'sday	یعنی ٹائر دیوتا

					کا دن
Orinsdagr	Onsdag	Wunsdag	Wednesday	Odin’sday	یعنی اودن دیوتا کا دن
Dorsdagr	Torsday	Donnerstag	Thursday	Thor’s day	تھور دیوتا کا دن
Frjadagr	Fredag	Freitag	Friday	Frigg or freyja’s day	فریج، فریگا دیوی کا دن
Laugardagr	Lordag	Samstag	Saturdady	Washing day	مشتری کا دن
Sunnudagr	Sonday	Sonntag	Sunday	Sun’s day	سورج دیوتا کا دن (33)

اسی طرح کئی مقدس مذہبی تہوار اور چھٹیاں جن کا نوردک اقوام میں باقاعدہ انعقاد کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مقدس مذہبی تہوار کرسمس جو سکینڈے نیونز کے ہاں بطور Jul یا Yule log کے منایا جاتا ہے۔ جس میں تحفہ وتحائف کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ مگر یہ تہوار اب مذہبی نہیں بلکہ سیکولر ہو چکا ہے اس لیے کہ سیکنڈے نیوین عوام کا ۴۵ تا ۸۰ فیصد غیر مذہبی ہیں۔ اسی طرح گرمیوں کے خصوصی تہوار جنہیں قدیم نورس میں Summer Solistic کہا جاتا ہے آج بھی یہ تہوار ڈنمارک، جرمنی گرین لینڈ، سویڈن وناروے میں منعقد کیے جاتے ہیں۔(34)

سائنس وجدید ٹیکنالوجی نیز عصری ابلاغی ذرائع جیسا کہ انٹرنیٹ وجدید میڈیا یا عصر حاضر میں ذہن انسانی پر خدا وتصور مذہب کا کیسا عکس چھوڑ رہے ہیں۔ آیا مادی ترقی دور جدید کے انسان کو خدا کے قریب لا رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ کس تناظر اور کس ڈھب میں ہو رہا ہے۔ بلاشبہ آج دیکھ رہے ہیں کہ یورپی دنیا میں مذہب کی تائید پہلے سے بڑھ رہی ہے۔ فرانس کے ایک مسلمان عالم وصوفی رینے گیونوں (شیخ عبدالواحد یحییٰ) نے عالمانہ انداز میں واضح کیا تھا کہ "انیسویں صدی میں اہل سائنس کی جانب سے جو اعتراضات مذہب پر وارد ہوئے تھے وہ تو اب ختم ہو گئے لیکن بیسویں صدی کی سائنس حقیقی مذہب کو قبول کرنے کی بجائے جھوٹے مذاہب پیدا کر رہی ہے جو دراصل مذہب کے لیے اور بھی خطرناک ہے۔" یہاں تک کہ انسان ٹیکنالوجی کے دور میں داخل ہو کر آگے سے آگے بڑھنے کی کاوشوں میں خدا، رسالت، حیات بعد الموت کے تصورات کو بھی ڈیجیٹل قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں چوکتا۔(35)

حوالہ جات

1. Lennart.T.Norman.sweden.*www.britanica.com/ebchecked/topics/576478/sweden/214606/hist?oryanchor=ref403653*
2. Eurobarometer biotechnology report2010 (http//ec.europa.eu/public_opinion/archieves/ebs/ebs_341_en.pdf)

3. Celsing, charlotte,Are swedese losing their religion*?(http//www.sweden.se/eng/home/quick-facts/about-swedense/), 1st september 2006. retrived 20-feb-2010*
4. Lennart.T.Norman,Sweden.*www.britanica.com/ebchecked/topics/576478/sweden/2146o6/hist?oryanchor*
5. International religious freedom report 2009;*(http.state.gov/g/drl/rls/irf/2009/127339.htm),u.s. department of state*
6. وداں : اغلباً یہ وداں یا ود وہی بت ہے جو قوم نوح میں پوجا جاتا تھا جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ حضرت نوح نے اپنی قوم کے خلاف کفر و شرک اور عصیان کی شکایت اللہ سے کی اور کہا و قالوا لا تذرن الھتکم ولا تذرن ودا(نوح : 71)
7. Ewing, Thor, Gods and worshipers in the Viking and Germanic world, p.9, Tempus Publishing (2008)
8. ساگاز بنیادی طور پر قدیم سیکنڈے نیوین اور جرمن تاریخی کہانیاں ہیں جو وائی کنگ کے بحری جہاز رانوں کی مرتب کردہ ہیں۔ قدیم نورس زبان مین زیادہ تر Iceland میں لکھی گئیں۔ ساگا کا لفظ بھی بالخصوص قدیم نورسی زبان سے ہی ماخوذ ہے جس کے انگریزی میں مترادف معنیٰ say ہیں جبکہ آئس لینڈی زبان میں اسکے اور کئی معنیٰ ہیں۔ مثلا کہانی' قصہ' واقعہ۔ یہ نثر کی صورت میں ہیں اور ان میں رومانوی' تخیلاتی اور حقیقی ہر قسم کا انداز پایا جاتا ہے۔ مگر اسنادی حیثیت کچھ زیادہ مسلم نہیں۔
9. B.A. Robinson. Norse Heathenism, retrived from *WWW.religioustolerance.org/asatru.htm*
10. Blain, Jenny.*Nine worlds seid magic:Ecstary and Neo-Shamanism in north European paganism*, Pub Routledge.2002.
11. Ewing, Thor, *Gods and worshipers in the Viking and Germanicworld*, p.2, Tempus Publishing, 2008.
12. Adam of Bremen, *History of archbishops of humburg-bremen*, English translated by F.J Tschan, (Columbia university press 2002).
13. Ewing, Thor, *Gods and worshipers in the Viking and Germanic world*, p.19, Tempus Publishing 2008.
14. Dunn, Charles .*poems of elder Edda*, California university of Pennsylvania press, p.9 pub.1990.
15. Dubois, Thomas A .*Nordic religions in the wiking age*, university of Pennsylvania press, 1999, p.10.
16. Dubois, Thomas A .*Nordic religions in the wiking age*, university of Pennsylvania press, P.87 Pub.1999

17. Sephton, J. The saga of Erik the red *“(http://Sagadb.org/erik_saga_ruada.en)”* 1980, Icelandic *Saga database.* Retrieved on 27-Apr-2012.
18. D.Q Addams, “king” Encyclopedia of Indo-European culture Fitzroy (London: Dearborn publisher, 1997), p.330
19. بریکاوائی کنگ اتج کے دوران جزیرہ بریچ (brich Island) سویڈن میں معروف تجارتی شہر سے جہاں سے اشیاء سکینڈے نیوین سے وسطی و مشرقی یورپ تک پہنچتی ہیں۔ یہ جزیرہ جھیل Malaren پر جو سٹاک ہولز سے مغربی جانب ہے پر واقع ہے۔ سویڈن کا سب سے قدیم ترین ٹاؤن خیال کیا جاتا ہے۔ (en.wikipedia.org/wiki/Brika
20. Jacobs.HeneryEyester.LutheranCyclopedia,p.528,529. Pub New York: Schrivenr,1899.
21. International religious freedomreport2006*;(http.state.gov/g/drl/rls/irf/2006/127339.htm),*u.s. department of state burea of democracy, human rights, and labor. OCT 26, 2006, Retrived 2010-07-19
22. Church of Swedenstatistics *(http//www. svenskakyrkan. Se /SVk/eng/litergy.htm)*
23. Ibid
24. The holy Bible, 1 corinthians 11.1., English standard version of the holy bible, (china: Bible society).
25. warmen, jenny . Sweden recognizes file sharing as a religion, revolutimes. Retrived 2, Feb 2012.
26. Baraniuk, Chris."The pirate and the pries: How digital turned into divine." The machine starts. Retrived from *http://www.themachinestars.com/read/80 on 10-Feb-2012.*
27. Roming pollo 2012. "the first church of pirate bay" newyorker. 12 january. 2012. Accessed from http://www.newyorker.com/online/blogs/culture/2012/01/the-missionary-church-of-kopimism.html ,Retrived February 10, 2012.
28. *www.has.vcu.edu/wrs/profiles/missionarychurchofkopimism.htm*
29. Roming pollo 2012. "the first church of pirate bay" newyorker. 12 january. 2012. Accessed from http://www.newyorker.com/online/blogs/culture/2012/01/the-missionary-church-of-kopimism.html ,Retrived February 10, 2012.
30. www.news scientist.com/article/dn21334-kopimism-the worlds-newest-religion-explained html retrived on 14-11-2012

31. Cliteur.Paul.Missionary church of kopimism..*http:/ leidenlawblog.nl/articles/the-missionary-church-of-kopimism*.Retrived on.Nov.9.2012.
32. Ibid
33. Arnved. *Lay belief in norse society*. Pub. Museum Tusculanum. p35, 2009.
34. *http://www.pitzer.edu/acadamics/faculty/zukermanj/ath-chap-under-7000.pdf.*
35. Guenon, Rene, The crisis of modern world, Indica books. 2007, p.8